E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - B.A.

Paper : Tareekh-e-Hind (Ahd-e-Ateeq-1526)

Module Name/Title : Waadi-e-Sindh Ki Tehzeeb

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE SLM/ Mr. Salil Khadar
PRESENTATION	Mr. Salil Khadar
PRODUCER	Rafiq-ur-Rahman

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

اکائی 6 ہڑپہ تہذیب

ساخت

6.0 مقاصد

6.1 تمہید

6.2 ماخذ ، وسعت اور تاریخ

6.3 ہڑپہ کے مقامات کی ثقافتی یکسانیت

6.4 طبیعی باقیات

6.4.1 قلعے کے علاقے

6.4.2 عام غسل خانہ اور اناج کے گودام

6.4.3 شہری منصوبہ بندی

6.5 سیاسی تنظیم

6.6 معاشی حالات

6.6.1 زرعی معاشیات

6.6.2 ٹکنالوجی اور صنعت و حرفت

6.6.3 تجارت

6.7 مذہبی زندگی

6.8 آرٹ

6.9 تہذیب کا زوال

6.10 ہندوستان میں دوسری پتھر اور تانبے کی ثقافتیں

6.11 خلاصہ

6.12 اپنی معلومات کی جانچ : نمونہ جوابات

6.13 نمونہ امتحانی سوالات

6.14 سفارش کردہ کتابیں

6.0 مقاصد

اس اکائی کو مکمل کر لینے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

ہڑپہ تہذیب کے ماخذ وسعت اور عہد کے بارے میں واقف ہو سکیں گے

- تہذیب کے طبعی باقیات سے واقف ہو سکیں گے۔
- اس دور کی سیاسی تنظیم سے واقف ہو سکیں گے۔
- اس زمانے کے سماجی اور معاشی حالات سے واقف ہو سکیں گے۔
- تہذیب میں شامل مذہب اور آرٹ کو سمجھ سکیں گے۔
- ہڑپہ تہذیب کے زوال کے اسباب کے بارے میں جان سکیں گے۔

6.1 تمہید

اس سبق میں ہم اس ماقبل تاریخ زمانے کا مطالعہ کریں گے جس میں بڑے پیمانے پر دھاتوں کے پہلی بار استعمال اور تحریر کا ثبوت ملتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دوسری اشیا، جیسے پتھر، لکڑی اور ہڈی کا استعمال موقوف ہو گیا تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ دھات کے اولین استعمال سے ٹکنالوجی کی ترقی کا ایک نیا عنصر رونما ہوا۔ اس سے ہندوستان کے برصغیر کے چند علاقوں میں زرعی معیشت کے پھیلاؤ میں مدد ملی۔ اس کی وجہ سے اس قدیم زمانے میں اولین شہر معرض وجود میں آئے۔ یہ درست نہیں ہوگا کہ اگر ہم صرف ہڑپہ کی تہذیب کو دھات کے استعمال کرنے والی تہذیب سے موسوم کریں۔ اگرچہ جنوب ایشیا میں تیسرے ملنیم قبل مسیح (Third Millennium B.C.) میں ہڑپہ تہذیب ایک شہری تہذیب کی حیثیت سے اپنا ایک منفرد مقام رکھتی تھی۔ اس کے برخلاف اسی دور میں ہڑپہ تہذیب کی طرح بہت سے دھات اور پتھر کو استعمال کرنے والی تہذیبیں فروغ پائیں۔ لیکن وہ سب ہڑپہ تہذیب کے بعد ہی فروغ پائیں۔ ان کی معیشت زیادہ تر چراگاہوں اور زراعت پر مشتمل تھی۔ لیکن ان کا شہری کردار نہیں تھا۔ ان تمام خصوصیات کے مدنظر اسے ایک اصطلاح (Chalcolithic) یعنی پتھر اور تانبے کے دور سے موسوم کیا جاتا ہے۔ بہرکیف، ہندوستان میں ہڑپہ تہذیب بہت زیادہ قدیم اور بہت زیادہ ترقی یافتہ پتھر اور تانبے کی تہذیب تھی۔ اس اکائی میں ہم اس تہذیب کے ماخذ، خصوصیت اور زوال کے بارے میں بیان کریں گے۔ چوں کہ ہم اس دور کا مجموعی طور پر جائزہ لینا چاہیں گے۔ اسی لیے ہم تانبے اور شہری تہذیبیں بالخصوص دکن میں پائی جانے والی تہذیبوں کا مختصر طور پر جائزہ لیں گے۔

6.2 ماخذ، وسعت اور تاریخ

تین ہزار سال قبل مسیح کے قریب، ماقبل ہڑپہ تہذیب کے آثار نمودار ہونے کے بعد، وادی سندھ (یا) ہڑپہ تہذیب ظہور پذیر ہوئی اس تہذیب کا خصوصی طور پر شہری کردار تھا اس میں نہ صرف تانبہ بلکہ کانسہ کا استعمال کیا جاتا تھا یہ تہذیب پنجاب کے ضلع مانٹگومری میں واقع ہڑپہ کے مقام پر دریافت کی گئی۔ اسی لیے اسے ہڑپہ تہذیب کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اسے پہلے 1921ء میں دریافت کیا گیا۔ تاہم یہ تہذیب پنجاب کے دوسرے علاقوں کے علاوہ سندھ، بلوچستان، گجرات، راجستھان اور مغربی اتر پردیش کے دوسرے حصوں میں پھیلی ہوئی تھی۔ ہڑپہ تہذیب کی اصطلاح استعمال کرتے ہوئے ہم نہ صرف ہڑپہ میں ترقی کے بہتر مرحلہ کی نشاندہی کر سکتے ہیں بلکہ برصغیر کے شمال مغربی حصہ میں پھیلے ہوئے دوسرے مقامات کی مشترکہ ثقافتی خصوصیات کی نشان دہی کر سکتے ہیں۔ دوسرا سب سے زیادہ اہم ہڑپا کا مقام سندھ میں منجودارو ہے۔ جسے ماہرین آثار قدیمہ نے دریافت کیا۔ جو ہڑپہ سے 483 کیلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اب یہ دونوں مقامات پاکستان میں

واقع ہیں۔ ہندوستان کے جست کے دور کو سمجھنے کے لیے ان دونوں مقامات کے مادی اور طبعی باقیات کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ ماہرین آثار قدیمہ کی مسلسل کوششوں کے نتیجہ میں ہم ہڑپہ کی تہذیب سے واقف ہو سکے۔ اس کی سرحدیں شمال میں جموں سے لے کر جنوب میں نربدا کی وادی تک، مشرق میں اتر پردیش کے جدید میرٹھ تک اور مغرب میں بلوچستان کے ساحل مکران تک پھیلی ہوئی تھیں۔ یہ وسیع تر تہذیبی یکسانیت، دو ہزار سال قبل مسیح میں قائم ہو چکی تھی۔ اس وسیع تر علاقے میں ہڑپہ اور موہنجو دارو کے علاوہ دوسرے اہم مقامات جیسے امری (Amri) چنہودارو (Chanhu Daro) ڈجی (Diji) ، کالی بنگن (Kali Bangan) لوتھل (Lothal) اور بان والی (Banwali) تھے جن کا امتیازی شہری کردار تھا۔

ابھی حال تک شمالِ مغربی ہندوستان میں ہڑپہ تہذیب کا ماخذ نزاعی نوعیت کا تھا۔ بعض ماہرین آثار قدیمہ کا خیال تھا کہ اس تہذیب کو موجودہ عراق کے دریائے دجلہ و فرات کے باشندوں نے وادی سندھ کے علاقے میں روشناس کیا۔ تاریخی اعتبار سے پہلا شہری تہذیب کے جست کا دور تین ہزار سال قبل مسیح میں مغربی ایشاء میں درخشاں تھا۔ تاہم۔ سندھ پنجاب اور خاص طور پر بلوچستان میں حالیہ کھدائیوں سے

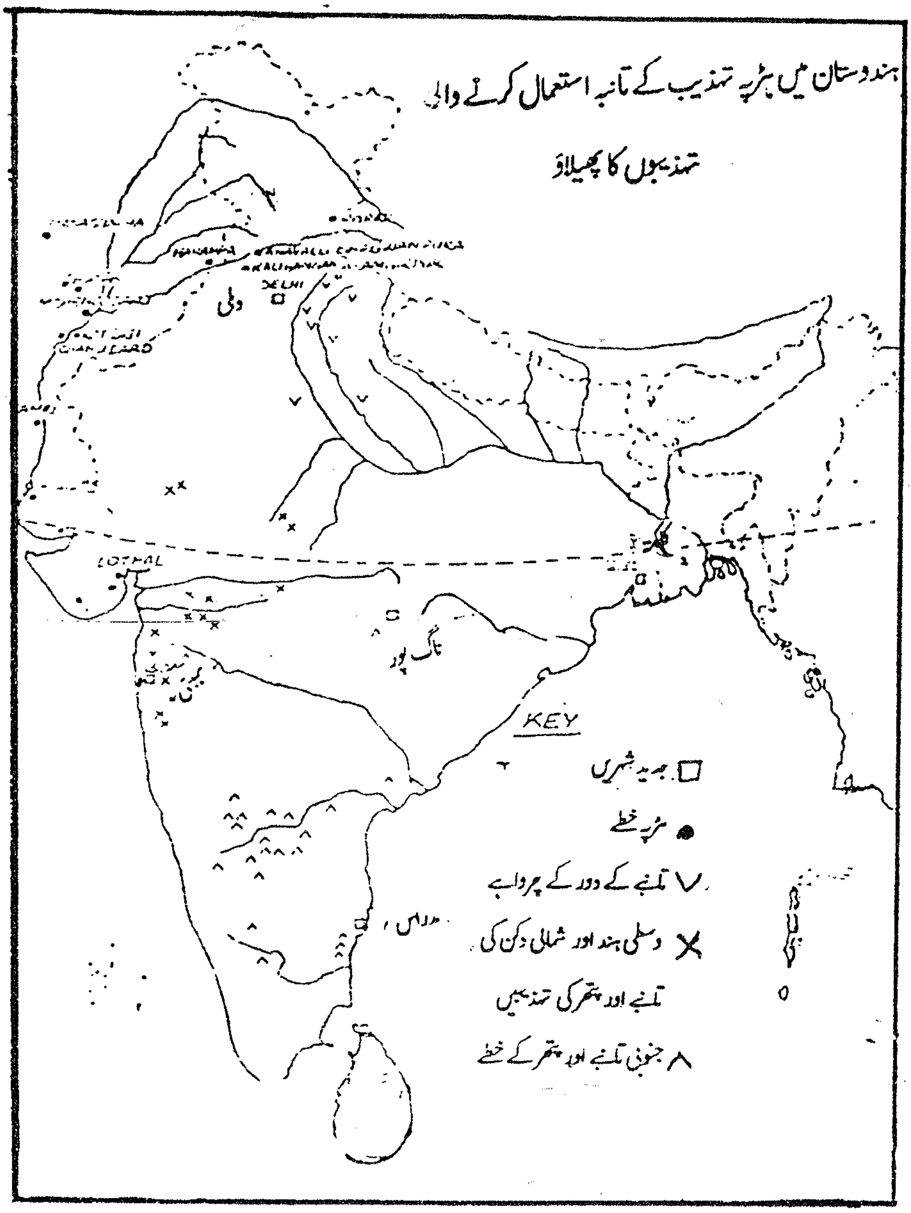

یہ واضح ہوا ہے کہ ہڑپہ تہذیب کا آغاز ہندوستان میں ہوا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس پر بیرونی اثرات بالکلیہ نہیں تھے۔ اس کے برعکس، سندھ کے علاقے کے تجارتی تعلقات میسوپٹیمیا Mesopotamia (عراق) کی سیرین تہذیب سے تھے۔ ان دونوں علاقوں میں تجارتی اور ثقافتی رابطہ تھا۔ جنوبی بلوچستان اور سندھ کے اولین زرعی دیہاتوں کے باقیات 4,300 اور 3,000 سال قبل مسیح پرانے ہیں۔ یہ ماقبل ہڑپہ دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان مقامات پر ایسے سماج ظہور پذیر ہوئے جو دھات اور فصیلوں کی تعمیر میں اینٹوں کے استعمال سے واقف تھے۔ بلوچستان میں کلی (Kulli) اور راناگھونڈائی (Rana Ghundai) افغانستان میں منڈی گاک (Mundigak) اور کوئٹہ (Quetta) سندھ میں امری (Amri) اور کوٹ ڈی جی (Kot digi) راجستھان میں کالی بنگن (Kali Bangan) ماقبل ہڑپہ مقامات تھے۔ ہڑپہ کے دور میں اینٹوں کے بنے ہوئے ڈھانچے، گلیاں، موریاں اور دوسرے پختہ شہری تہذیب کے خدوخال ابھر آئے اس کا آغاز 3,000 سال قبل مسیح کے قریب ہوا اور 2,500 سال قبل مسیح کے قریب بہت سے مقامات پر یہ تہذیب مضبوطی سے قائم ہوگئی۔ ہڑپہ تہذیب کی وسعت کے تعلق سے ماہرین آثار قدیمہ کے مختلف خیالات ہیں۔ جب موہنجوداڑو اور ہڑپہ کے شہر پہلی دفعہ دریافت ہوئے تو اس وقت مورخین نے کہا کہ یہ تہذیب 3,250 قبل مسیح سے 2,750 قبل مسیح تک پھیلی ہوئی ہے تاہم حالیہ عرصہ میں ہڑپہ کے بہت سے مقامات دریافت کیے گئے اور ان کی مدت کا یقین کرنے کے لیے جدید طریقے اپنائے گئے۔ اب ہڑپہ کی تہذیب کے تعلق سے خیال ہے کہ یہ تہذیب 2,300 قبل مسیح سے 1,750 قبل مسیح کے درمیان موجود تھی۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

1۔ Chalcolithic کا کیا مطلب ہے ؟

____

2۔ ہڑپہ تہذیب کا آغاز کہاں سے ہوا ؟

____

____

____

6.3 ہڑپہ کے مقامات کی ثقافتی یکسانیت

ایک اہم خصوصیت جو ماقبل ہڑپہ تہذیب کو ہڑپہ تہذیب سے الگ کرتی ہے وہ ایک علاقہ میں ثقافتی یکسانیت تھی۔ جو ہڑپہ کے زیر اقتدار تھا۔ جس پر بعد میں ہڑپہ تہذیب کا پھیلاؤ ہوا۔ مختلف شہروں سے حاصل ہونے والے مادی اور طبعی باقیات سے یکساں طرز زندگی کا پتہ چلتا ہے۔ مختلف پہلوؤں جیسے شہری منصوبہ بندی، مختلف انداز کی معیاری اینٹ کا استعمال، اس کے علاوہ بہت سے تکنیکی پہلو، جیسے برتن کی قدوقامت، تانبے اور جست کے معیاری اوزار کا استعمال، تالاب کے کٹے بنانے، ایک قسم کا طرز تحریر، تول ناپ کے مشترک پیمانوں سے یکسانیت کا پتہ چلتا ہے۔ ہر شہر میں کھدائی سے حاصل ہونے والے مواد میں یکسانیت نہیں ہے۔ شہروں کے منصوبے میں بھی مشابہت نہیں ہے۔ پھر

اتنا کہا جاسکتا ہے ۔ کہ ہڑپہ کے لوگوں نے تکنیکی یکسانیت کو حاصل کرلیا تھا۔ اس سے ہمیں ایک قسم کے مشترکہ وسیع تر سیاسی، سماجی و معاشی تنظیم کا اندازہ ہوتا ہے ۔ بہرکیف وہ عمل جس نے ہڑپہ کے عوام کی شہری ثقافت کو ممکن بنایا تھا۔ اس عمل نے چھوٹے دیہات کی کمیونیٹیوں اور چھوٹے شہروں کو ایک طاقتور معاشی نظام کے تحت کردیا۔ اسی نظام نے ایک پختہ اور پیچیدہ تہذیب کے کردار کا تعین کیا۔

6.4 طبعی باقیات

6.4.1 قلعے کا علاقہ

اب ہم ذرا تفصیل سے ہڑپہ شہروں کی خصوصیات کا جائزہ لیں گے۔ ہڑپہ اور موہنجوداڑو کے تعمیری باقیات جو نہ صرف کثیر تعداد میں ہیں بلکہ نہایت متاثر کن بھی ہیں ان سب کا علاحدہ سے مطالعہ کیا جانا چاہیے ۔ درحقیقت ان کی شہری منصوبہ بندی اس دور کی شہری زندگی کے تعلق سے ہمیں قطعی نتائج اخذ کرنے کے قابل بناتی ہے ۔ مغرب کی جانب دونوں شہروں میں قلعے کے علاقے تھے جن کو محصور کرلیا گیا تھا ۔ یہاں سب سے زیادہ اہم عوامی عمارتیں تعمیر کی گئیں ۔ ہڑپہ میں قلعہ کی پہاڑی 45 تا 50 فٹ بلند تھی اور موہنجوداڑو میں جنوب کی جانب 20 فیٹ اور شمال کی جانب 40 فٹ تھا۔ قلعے کے نیچے مشرق کی جانب دونوں شہروں میں کم آبادی والا علاقہ تھا۔ اس علاقہ میں اینٹوں کے مکانات تھے ۔ جو متناسب انداز میں بنائے گئے تھے شہر کے نچلے حصہ میں گلیاں تھیں جو ایک منصوبہ کے تحت تعمیر کی گئی تھیں۔ وہ گلیاں سیدھی تھیں اور زاویہ قائمہ پر مڑجاتی تھیں ۔ جس سے شہر مستطیلی حلقوں میں بٹ گیا تھا۔ ان میں سے بعض گلیوں کی چوڑائی 30 فیٹ تک بھی تھی ۔ شہری منصوبہ بندی کی دوسری اہم خصوصیت موریوں کا انتظام تھا۔ موریاں گلی کے اندر واقع پائپ سے جڑی ہوئی تھیں۔ ہڑپہ کے دوسرے شہروں کی منصوبہ بندی ان کی وسعت کے قطع نظر اسی انداز کی تھی۔ ہڑپہ کی طرح کالی بنگن میں بھی قلعہ اور نچلا رہائشی علاقہ تھا۔ چھنوداڑو (Chanhudaro) میں قلعہ نہیں تھا۔ لیکن ان دونوں علاقوں میں موریاں بھی تھیں اور جلی ہوئی اینٹوں سے بنے ہوئے مکانات بھی موجود تھے ۔ لوتھل کے مقام پر ایک مصنوعی پلاٹ فارم پر باقاعدہ منصوبہ کے تحت مکانات تعمیر کئے گئے تھے جو کھدائیوں میں برآمد ہوئے ہیں ۔ اس کے علاوہ یہاں کی شہری رہائش پذیری کی اہم خصوصیت، اینٹوں کی بنی ہوئی ایک گودی (Dockyard) پائی گئی ہے ۔ جس سے ایک بندرگاہ کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے ۔

6.4.2 ایک بڑا غسل خانہ اور اناج کے گودام

قلعے کے علاقہ میں پائی جانے والی عمارتوں کی طرز سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ عمارتیں مذہبی اور سرکاری اغراض کے لیے استعمال کی جاتی ہوں گی۔ موہنجوداڑو میں سب سے زیادہ اہم ترین ڈھانچہ اینٹوں سے بنا ہوا وہ بڑا غسل خانہ ہے جو ایک مستطیل تالاب پر مشتمل تھا جو 30 فیٹ چوڑا اور 8 فیٹ گہرا تھا۔ اس غسل خانہ کو شاید رسومات کی ادائیگی کے وقت استعمال کیا جاتا تھا۔ اس کے مغرب کی جانب ایک بڑا اناج کا گودام تھا۔ جو مشرق سے مغرب تک 150 فٹ لمبا اور 75 فٹ چوڑا تھا۔ اس کے برعکس ہڑپہ کے مقام پر ہمیں چھ 6 گوداموں کا پتہ چلتا ہے۔ یہ گودام 50 فیٹ لمبے اور 20 فیٹ چوڑے تھے ۔ گوداموں کے جنوب میں فرش بچھے ہوئے تھے ۔ (شاید چاول کو بنانے کے لیے) جو اینٹوں کے پلاٹ فارم پر گول قطاروں میں تھے ۔ اس کے قریب ہی دو حصار بند کمرے تھے ۔ جس میں شاید مزدور رہا کرتے

تھے ۔ کالی بنگن کے مقام پر کھدائیوں میں چند اینٹوں کے پلاٹ فارم برآمد ہوئے ہیں جنھیں گوداموں کے طور پر استعمال کیاجاتا تھا ہوگا۔ لوتھل کے مقام پر گودی (Dockyard) کے علاوہ اونچی اینٹ کا پلاٹ فارم پایا گیا ہے ۔ جو ایک گودام کی بنیاد کی نشاندہی کرتا ہے ۔ ان وسیع گوداموں سے اناج کی ذخیرہ اندوزی کرنے کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے ۔ اناج کی تقسیم کا معاملہ نظم ونسق چلانے والے ارباب کے ہاتھوں میں ہوگا

6.4.3 شہری منصوبہ بندی

ان شہروں کے زیریں حصے میں مختلف انداز کے مکانات تھے ۔ جو عام طور پر ایک مستطیل آنگن کے اطراف کمروں پر مشتمل تھے ۔ عام طور پر مکانات ایک یا ایک سے زیادہ منزلوں پر مشتمل تھے ۔ ان میں حمام خانے اور کوڑا کرکٹ کی ٹوکریاں بھی ہوا کرتی تھیں ۔ کالی بنگن میں بعض مکانات میں کنویں بھی تھے بعض رہائشی مکانات بہت بڑے اور وسیع تھے ۔ شاید یہ دولت مند افراد کے تھے اور شاید چھوٹے مکانات سماج کے کم کھاتے پیتے افراد کے تھے ۔ پتھر کی عمارت کا پتہ نہیں چلتا جلی ہوئی اینٹوں کا استعمال ہڑپہ کے لوگوں کا ایک اہم کارنامہ تھا ۔ مجموعی طور پر ہڑپہ کے شہروں کی ثقافتی عظمت کا اس بات سے پتہ چلتا ہے کہ قدیم زمانے کے لوگوں نے شہری صاف ستھرے پن پر زیادہ زور دیا ۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

1 ہڑپہ تہذیب میں شہری منصوبہ بندی کی اہمیت کیا تھی ۔ بیان کیجیے

____

____

____

2 بڑے غسل خانے کے بارے میں بیان کیجیے ۔

____

____

____

6.5 سیاسی تنظیم

بہت سے شہروں کی پوری کھدائی نہیں ہوئی ہے ۔ تاہم ہم ان کی مروجہ طرز زندگی کے بارے میں نتائج اخذ کرسکتے ہیں ۔ مثال کے طور پر قلعہ کے علاقہ میں رہائش پذیر لوگوں کا سماج کے اعلی طبقے سے تعلق تھا ۔ ان کو کچھ اختیارات دیئے گئے تھے ۔ عام طور پر اب تک کی کھدائیوں سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ باقاعدگی کے ساتھ شہری منصوبہ کو بروئے کار لایا گیا ۔ ہڑپہ کے لوگوں نے ایک مونسپل نظم ونسق کو بھی فروغ دیا جو مجموعی طور پر ریاستی تنظیم کی نگرانی میں تھا ۔ ہڑپہ ریاست کے بارے میں صرف قیاس ہے کیوں کہ اس سلسلہ میں کوئی بھی تحریری ثبوت

نہیں ہے جو ہمیں یہ بتاسکے کہ معیشت، شہری حکومت اور ریاست کی مذہبی زندگی پر کس کا کنٹرول تھا۔ اگرچہ ماہرین آثار قدیمہ نے 2500 ہڑپہ کی مہروں پر کندہ تحریروں کو دریافت کیا ہے لیکن اس رسم الخط کو پڑھا نہیں جاسکا۔ بہرکیف مندرجہ بالا ہر شہر کی زندگی کے مختلف شعبوں کو کس حکومت کی کس تنظیم نے چلایا۔ اس کے بارے میں ہم صرف قیاس آرائی سے کام لے سکتے ہیں۔ اب ہم معاشی اور سماجی تنظیم کا جائزہ لیں گے۔ جس نے شہروں کو ایک ہزار سال تک زندہ رہنے کے قابل بنایا۔

6.6 معاشی حالات

6.6.1 زرعی معیشت

عمارتوں کے ڈھانچے کے علاوہ ہڑپہ کے مختلف مقامات پر دوسری مادی اشیا پائی گئی ہیں۔ ہمارے پاس ثبوت زرعی بنیاد کے خاکہ کے علاوہ گیہوں اور جوار کی اہم فصلوں کا بھی ہے۔ دو قسم کا گیہوں پیدا کیا جاتا تھا۔ دوسری پیدا کی جانے والی اشیا میں سرسوں، تل، کھجور، پھلی کے بیج تھے۔ لوتھل میں چاول کی کاشت بھی کی جاتی تھی جہاں چکنی مٹی اور مٹی کے برتنوں پر چاول کے بھوسے کے نشانات دریافت کئے گئے ہیں۔ ان شہروں میں پائے جانے والے بڑے اناج کے گوداموں سے صاف طور پر اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ وہاں فاضل پیداوار تھی۔ غالبا ٹیکس اناج کی شکل میں حاصل کئے جاتے تھے۔ چوں کہ ہڑپہ کے مقامات کے ایک بڑے حصہ میں بارش کم ہوتی تھی۔ اسی لیے زراعت کا انحصار آبپاشی پر تھا اس علاقے میں اکثر سیلاب آیا کرتے تھے۔ دریائے سندھ کے کنارے سیلاب میں غرق ہوجایا کرتے تھے۔ مسوپیٹیا (عراق) کی طرح ہڑپہ مقامات کے اطراف آبپاشی کی نہروں کے ہونے کا ثبوت نہیں ملتا۔ اس کے برعکس بہت سے شہروں میں جلی ہوئی اینٹوں سے بنی ہوئی دیواریں ہر سال آنے والے سیلاب سے شہروں کو بچانے کے لیے دریا کے موڑ پر بنائی گئی تھیں۔ وہاں کوئی ہل (Plough) نہیں پایا گیا۔ تاہم حالیہ عرصہ میں کالی بنگن میں ہڑپہ کے ماقبل مرحلے میں ایک لامبی لکڑی پائی گئی اس سے پتہ چلتا ہے کہ کھیتوں میں ہل چلائے جاتے تھے۔ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ موجودہ زمانے کے ہلوں کی طرح ہڑپہ کے دیہاتوں میں بھی اسی قسم کے ہل استعمال کئے جاتے تھے فصلوں کی کٹائی میں پتھر کی درانتی استعمال کی جاتی ہوگی۔ بہت سے اجناس پیدا کرنے والے علاقوں میں دیہات آباد تھے۔ اور یہ سیلابی میدانوں میں واقع تھے۔ یہ دیہات ہی ان شہروں کی غذائی ضرورتوں کی تکمیل کرتے تھے۔ جہاں تاجر، دستکار، سیاست داں، پجاری وغیرہ مقیم رہا کرتے تھے۔

ہم یہ نتیجہ اخذ نہیں کرسکتے کہ ہڑپہ کے رہنے والے صرف زراعت پر انحصار کرتے تھے۔ اس بات کا بھی کافی ثبوت ملتا ہے کہ وہ اپنی وسیع زرعی معیشت کی ضروریات کی تکمیل کے لیے جانوروں کی پرورش کرتے تھے۔ بلاشبہ پہاڑی علاقوں میں ان کی معیشت چراگاہی نوعیت کی تھی۔ مٹی کے بنے ہوئے برتنوں پہ اتاری ہوئی بیلوں، بھینسوں، بکریوں، اور سانڈوں کی تصویروں سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ ہڑپہ کے رہنے والے باشندے ان جانوروں سے واقف تھے۔ وہ دوسرے جانوروں جیسے کتے ہاتھیوں، اور کسی حد تک اونٹوں اور گھوڑوں سے بھی واقف تھے۔ موخرالذکر جانوروں کا ثبوت واضح نہیں ہے۔ اس سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ وہ جانور باقاعدہ استعمال میں نہیں تھے۔ جنگلی جانوروں کی تصویریں بھی مہروں پر پائی جاتی ہیں۔ اس سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ غذائی ضرورت کے طور پر ان کا شکار کیا جاتا ہوگا۔

Modern plaster impressions of steatite seals, with undeciphered script, from Mohenjo-daro.
(A) Bull; (B) rhinoceros;
(C) 'lord of beasts'.
Harappa or Indus Valley Civilization,
c. 2300-1750 B.C.

a. بیل / سانڈ
b. رینوسیرس
c. وحشی جانوروں کا دیوتا

ہڑپہ یا وادی سندھ کی تہذیب (2300 قبل مسیح تا 1750 قبل مسیح تک)

A

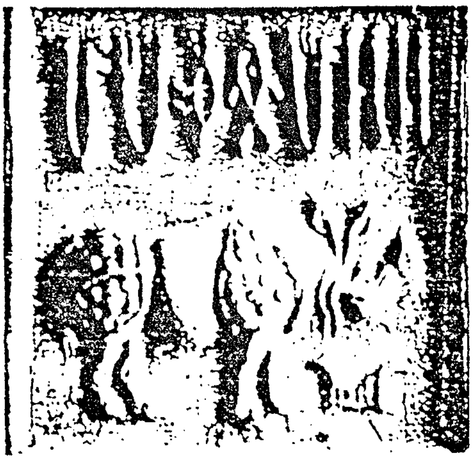

B

C

6.6.2 ٹکنالوجی اور دستکاری

بغیر ترقی یافتہ ٹکنالوجی کی صلاحیتوں کے ہڑپہ کے لوگ زراعت اور تجارت کو جاری نہیں رکھ سکتے تھے۔ کانسے کے دور کے شہروں میں رہنے والے لوگ بہت سے اوزاروں اور پتھر سے بنے ہوئے اوزاروں سے واقف تھے۔ تاہم ان کی اہم تکنیک دھات سازی کے میدان میں فروغ پا چکی تھی۔ اس دور میں تانبے کی فراوانی تھی اور بہت سے تانبے کے اوزار جیسے کلہاڑیں، چاقو، آرے، برچھے کھدائیوں کے مقامات پر پائے گئے ہیں۔ اینٹوں کی بھٹی اور تانبے کی دھات سازی کی بھی دریافت ہوئی جست کی تیاری میں قلعی کی ضرورت لاحق تھی۔ تانبے کی آمیزش سے جست تیار کی گئی۔ ہڑپہ کے مقامات پر دریافت شدہ جست کے اوزاروں پر کم مقدار میں قلعی دکھائی دیتی ہے۔ جس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ قلعی آسانی سے دستیاب نہیں ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ جست بنانے والے اپنے پیچیدہ کام کی نوعیت کے اعتبار سے دستکاروں میں اہم مقام کے حامل رہے ہوں گے۔ برتنوں کے علاوہ، جست کے ہتھیار بھی پائے گئے ہیں۔

ہڑپہ کے شہروں میں بہت سے دوسرے آرٹ اور دستکاری موجود تھی۔ مہروں کو تراش کرنا ایک عام پیشہ تھا۔ لیکن اہم بات یہ تھی کہ اس کا استعمال غالبا مذہبی اور تجارتی اغراض کے لئے کیا گیا۔ ہڑپہ کے لوگ موتی ٹانکنے میں مہارت رکھتے تھے۔ چھنوداڑو، اور لوتھل اس کے اہم مرکز تھے سونے، چاندی اور کم قیمتی پتھروں کا استعمال بھی کیا جاتا تھا۔ بہت سی اشیا پر پارچہ بافی کے نقوش سے جولاہوں کی فنی مہارت کا پتہ چلتا ہے۔ اون اور سوت کا استعمال عام تھا۔

6.6.3 تجارت

ان کی ترقی یافتہ ہنرمندی اور دستکاری سے صاف طور پر اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ ہڑپہ کے لوگ تجارت کرتے تھے۔ اشیاء کے لیے پیدا کیا جانے والا خام مال وادی سندھ میں موجود نہیں تھا۔ مثال کے طور پر، ہندوستان کے برصغیر میں جنوبی ہند کے علاقہ میسور سے سونا لایا جاتا تھا۔ چاندی افغانستان سے اور تانبہ بلوچستان سے لایا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ کم قیمتی پتھر جیسے فیروز، سنگ سلیمانی وغیرہ ہندوستان کے مختلف حصوں سے لائے جاتے تھے۔ ہڑپہ کے باشندے دھات کے بنے ہوئے سکہ کے استعمال کو فروغ نہیں دیئے۔ اس لیے غالباً ان مصنوعات کا دوسری اشیا (یا) اناج کے معاوضے میں تبادلہ کیا جاتا ہوگا۔ پہیے کی ایجاد کے بعد، سڑکوں پر حمل و نقل میں اضافہ ہوا۔ مٹی سے بنے ہوئے برتنوں پر بیل بنڈی کی تصویر سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ بیل بنڈی سڑک کے حمل و نقل میں استعمال کی جانے والی عام شئے تھی۔ دریاؤں میں چلنے والی کشتیوں کے ذریعہ سے اطلاع کا کام لیا جاتا تھا۔

6.7 مذہبی زندگی

ہڑپہ کے لوگ ہندوستان سے باہر ایران اور خاص طور پر مسوپٹیمیا (عراق) سے تجارتی تعلقات رکھتے تھے۔ عراق میں بے شمار ہڑپہ کی مہریں پائی گئی ہیں جو ہندوستانی ہیں۔ اسی طرح ہڑپہ کے شہروں میں مسوپٹیما (عراق) کی بہت سی چیزیں دستیاب ہوئی ہیں۔ ان علاقوں کے درمیان کی کامیاب تجارت کا پتہ ہمیں مسوپٹیمیا (عراق) کی ادبی تحریروں سے ملتا ہے۔ اس وقت سندھ کے علاقے کو ملوہا کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ یہ تجارتی تعلقات بحری راستے سے بھی تھے۔ اس کا ثبوت ہمیں ہڑپہ اور موہنجوداڑو کی مہروں پر پائے جانے والے سمندری جہازوں سے ہوتا ہے۔ اگرچہ کہ سکے کی حیثیت فروغ نہیں پائی تھی تاہم ہڑپہ کے لوگ تولنے اور ناپنے کا ایک نظام رکھتے تھے۔ وہ اشیا جو تولی

جاتی تھیں ۔ وہ سولہ (16) کے قریب تھیں ۔ بہرکیف ، مجموعی طور پر ہڑپہ کے باشندوں کی شہری زندگی بڑی حد تک تجارتی سرگرمیوں سے معمور تھیں ۔ جہاں نفع بخش اور جمالیاتی خصوصیت کی حامل اشیاء پیدا کی جاتی تھیں ۔

ہڑپہ کے باشندوں کی مذہبی زندگی میں مٹی کے بنے ہوئے برتنوں پر اتاری ہوئی مریں نسوانی تصویروں کی پرستش کو مرکزی حیثیت حاصل تھی س سے دیوی ماتا کے مسلک کا پتہ چلتا ہے اِس مسلک کی ہردلعزیزی کا پتہ اس بات سے چلتا ہے کہ قابل لحاظ ایسی تصویریں نشیبی شہروں میں پائی گئی ہیں ۔ تاہم ایک مہر پر ایک دیوتا کی تصویر پائی گئی ہے ۔ جس کے سینگ ہیں اور جسے ایک سنیاس کی حالت میں دکھایا گیا ہے ۔ اس دیوتا کے اطراف چار جنگلی جانور ہیں ۔ جیسے ہاتھی ، شیر ، بیل اور گینڈا ۔ اس کے متعلق دانشوروں کا خیال ہے کہ یہ روایتی شیو کا تصور پیش کرتا ہے ۔ بہت سے

پھلس (Phallus) لنگ اور عورت کی شرم گاہ کی علامتیں جو پتھر سے بنائی گئی تھیں ہڑپہ کے شہر میں پائی گئی ہیں ۔ بہت سی مہروں پر انسانی تصویریں سنگیوں اور دُم کے ساتھ بنائی گئی ہیں ۔ شاید یہ تصویریں مذہبی نوعیت کی تھیں ۔ درختوں اور جانوروں کی پرستش کی جاتی تھی ہمیں مہروں اور تصویروں پر اتارے گئے مشترکہ جانوروں جیسے تھوڑا حصہ انسانی ، تھوڑا جانوروں ، تھوڑا بیل ، ہاتھی وغیرہ تصویر کشی سے پتہ چلتا ہے ن کا استعمال بدی کی طاقتوں جادو ٹونے اور بیماریوں کو روکنے کے لیے کیا جاتا تھا ۔ ہڑپہ کے باشندوں کی آخری رسومات سے اس بات کا صاف پتہ چلتا ہے کہ شہر کے علاقے اور قبرستان کا علاقہ بالکل الگ کا تھا ۔ شاہی قبرستان کا کوئی علاحدہ علاقہ نہیں تھا ۔

6.8 آرٹ

ہنرمندی لوگوں کی روزمرہ زندگی سے جڑی ہوئی تھی ۔ پتھر اور دھات کی تہذیب مہروں کو تراشنے والے ، کمہار کی ہنرمندی عوام کی روزمرہ کی سرگرمیوں سے علاحدہ نہیں تھی ۔ مثال کے طور پر اس تہذیب کی مہروں کو ان کی معاشی اہمیت (یا) ان کی مذہبی اہمیت کے تناظر میں سمجھا جاسکتا ہے ۔ لیکن ہمارے لیے یہ ہڑپہ کے آرٹ کا بہترین نمونہ ہیں ۔ جانوروں کو انتہائی نفاست کے ساتھ اتارا جاتا تھا ۔ ناچنے والی لڑکی اور ایک داڑھی والے آدمی کی تصویر ایک ایسے رجحان کی ترجمانی کرتی ہے جو نفاست کی بلندی تک پہونچ چکا تھا ۔

6.9 تہذیب کا زوال

ہم نے اس اکائی کا آغاز یہ کہتے ہوئے کیا تھا ۔ کہ ہڑپہ کی تمام طرز زندگی ایک یکساں کردار سے عبارت تھی ۔ شہری کردار کو فروغ دینے کی وجہ سے ہندوستان کے ماقبل تاریخ زمانے میں اس کی ایک بے نظیر حیثیت تھی ۔ ہم یہ بھی دیکھ چکے ہیں کہ یہ ماقبل ہڑپہ آبادیوں سے ظہور پذیر ہوئی ۔ جو دھات کے استعمال سے واقف تھے ۔ لیکن وہ زیادہ ترقی یافتہ نہیں تھے ۔ اسی لیے بتدریج وہ ہڑپہ کے ابھرتے ہوئے مرحلہ میں جذب ہوگئے ۔ (2200 قبل مسیح تا 2000 قبل مسیح) اسی لیے اس تہذیب کا مسلسل نامیاتی ارتقاء ہوتا رہا ۔ 1750 قبل مسیح کے بعد بہت سے شہر جیسے ہڑپہ اور موہنجوداڑو بکھر گئے ۔ اور غائب ہوگئے ۔ دوسرے مقامات پر بالخصوص وادیٔ سندھ کے جنوبی حصہ میں ہڑپہ تہذیب راجستھان ، گجرات اور مغربی اترپردیش میں بتدریج روبہ زوال ہوگئی جسے ہم "ایک ابتر ہڑپہ مرحلہ سے" موسوم کرتے ہیں ۔ جہاں مادی باقیات پائے جاتے ہیں ۔ جو بہت ہی زیادہ نفیس ہیں اور ہڑپہ سے تعلقات کی نشان دہی کرتے ہیں ۔ تمام ہڑپہ کے مقامات پر شہری منصوبہ بندی دوسرا درجہ حاصل کرلیتی ہے ۔ اور مٹی کے برتنوں پر نئی علامتیں پائی جاتی ہیں ۔ موہنجوداڑو کے تعلق سے خیال کیا جاتا ہے کہ مسلسل طغیانوں نے شہر کو برباد کردیا اور لوگ وہاں سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوگئے ۔ ہڑپہ کے بارے میں قیاس ہے کہ وحشیوں نے اس پر حملہ کیا ۔ اور شہر کو تباہ کردیا ۔

مہنجوداڑو اور ہڑپہ میں انسانی ڈھانچوں کو عجلت کے ساتھ دفن کیا گیا اس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ وہاں حملہ ہوا تھا۔ اور اس کی وجہ سے یہ شہر تاخت و تاراج ہوگئے۔ لیکن ایسا دوسرے ہڑپہ کے شہروں کے ساتھ پیش نہیں آیا۔ کوٹ ڈیگی، کالی بانگن، لوتھل میں اچانک ختم ہوجانے کی علامتیں نہیں ملتیں۔ وہاں طغیانیوں کی وجہ سے سندھ کے نشیبی علاقے میں تباہ کن تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ اور آبپاشی کے عام نظام کو درہم برہم کردیا۔ اس کے باعث شہروں کا معاشی زوال ہوا۔ 1750 قبل مسیح کے قریب سومر(Sumer) میں کاسیٹ(Kassite) حملے کی وجہ سے تجارت میں رکاوٹ پیدا ہوگئی۔ اس کی وجہ سے ہڑپہ کے بہت سے شہروں کا معاشی نظام متاثر ہوا۔ بہرکیف، کچھ شہر بالخصوص شمالی شہر مکمل طور پر بکھر گئے اگرچہ کہ دوسرے شہروں میں ہڑپہ تہذیب باقی رہی۔ لیکن زوال کی علامتیں صاف طور پر واضح تھیں۔ ہڑپہ تہذیب کے اختتام کے کئی اسباب تھے۔ بہرحال بہت سی خصوصیات جو تین ہزار سال قبل مسیح میں نمایاں تھیں وہ ہندوستانی تہذیب کے بعد کے مرحلہ کے دوران بدلی ہوئی شکل میں باقی رہیں۔

6.10 ہندوستان میں تانبے اور پتھر (Chalcolithic) کی دوسری تہذیبیں

مندرجہ بالا بیان کردہ تہذیبوں کو تانبے اور پتھر کی تہذیب سے موسوم کیا گیا جو بعد کی ہڑپہ تہذیب اور اس کے بعد مرحلہ میں موجود رہیں انھیں ہڑپہ تہذیب کے تناظر میں دیکھنا چاہیے۔ کیوں کہ وہ ہندوستان کے ماقبل تاریخی ثقافتی رنگارنگی کے بارے میں نشان دہی کرتی ہیں۔ 2000 اور 1800 قبل مسیح کے درمیان تقریباً 40 تانبے کی اشیا کی تاریخ کا تعین کیا گیا۔ یہ بالائی گنگا کی وادی سے لے کر چھوٹا ناگپور کے سطح مرتفع میں پائی گئی ہیں گنگا اور جمنا کے دوآبے کے بہت سے حصوں میں تانبے کے اوزار مٹی کے رنگین برتنوں کے ساتھ پائے گئے ہیں۔ اگرچہ ان تہذیبوں کے بارے میں ہمیں زیادہ علم نہیں ہے۔ لیکن یہ تہذیبیں ہمیں اتنا بتاتی ہیں کہ وہ باشندے جو ہڑپوں کے جانشین نہیں تھے وہ قدیم نوعیت کی تانبے کی ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے تھے۔ گنگا کی وادی کے قدیم زراعت پیشہ لوگ تانبے اور پتھر کے دور میں شمالی ہندوستان کے اس حصہ میں رہائش پذیر تھے۔ اسی طرح جنوب مشرقی راجستھان، مدھیہ پردیش کے مغربی حصہ میں مہاراشٹرا اور مشرق ہندوستان کے ایک قابل لحاظ حصہ میں تانبہ استعمال کرنے والی تہذیبوں کا کھدائیوں کے ذریعہ پتہ چلا ہے۔ 1000 قبل مسیح سے زیادہ ان کی تاریخ پرانی نہیں ہے۔ بعض علاقوں میں یہ (800 قبل مسیح) تک جاری رہیں۔ یہ تمام تہذیبیں بنیادی طور پر زرعی نوعیت کی تھیں۔ لیکن وہ بعض تکنیک جیسے تانبے کو پگھلانا، جلی ہوئی اینٹوں کو بنانا اور مستقل قیام پذیری سے بھی واقف تھیں۔ ان تمام تہذیبوں کا مجموعی طور پر احاطہ کرنا مشکل ہے۔ کیوں کہ بہت سی خصوصیات مختلف تھیں۔ لیکن کالے اور لال رنگ کے برتن ایک مشترکہ خصوصیت تھی۔ تاہم ایسا خیال کرنا صحیح نہیں ہے کہ وہ لوگ جو ان کا استعمال کرتے تھے وہ ایک ہی قسم کی تہذیب کے حامل تھے۔ ان تانبے اور پتھر کی تہذیبوں کی اہمیت تھی کہ وہ اس علاقے میں فروغ پائیں جو خشک تھے۔ زرخیز میدانوں اور گھنے جنگلوں کے علاقوں سے دور تھے۔ اسی لیے ان کے انفرادی کردار اور ان کے حدود کو شمالی دکن کے سطح مرتفع اور مجموعی طور پر وسط ہندوستان کے ماحولیاتی پس منظر میں دیکھنا چاہیے۔ جس نے ان کی معاشی اور سماجی زندگی کے پہلوؤں کا تعین کیا۔

مجموعی طور پر ہندوستان کی ماقبل تاریخ کو سمجھنے کے بعد ہم نے اس بات کو عیاں کرنے کی کوشش کی کہ ہڑپہ تہذیب ایک اہم ترین

تانبے اور پتھر کی تہذیب تھی ۔ لیکن یہ شمالی مغرب ست بند ۔ ریائی تملوں کاشکار ہوگئی ۔ لیکن جنوبی علاقے جیسے راجستھان ، گجرات کے کچھ حصوں میں یہ دوسری تہذیبوں کے ساتھ ارتباط کرتی رہی ۔ اور وہ تہذیبی عناصر ان شہروں کے غائب ہوجانے کے بعد بھی باقی رہے ۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

1۔ ہڑپہ کے باشندوں کے مذہب اور آرٹ کو بیان کیجیے ۔

2 ۔ اس تہذیب کے زوال پذیر ہونے کے کیا اسباب تھے ؟

6.11 خلاصہ

1۔ ہڑپہ تہذیب جنوبی ایشیاء میں پہلی شہری تانبے اور پتھر کی تہذیب تھی ۔
2۔ یہ صرف سندھ کے علاقے تک محدود نہیں تھی ۔ بلکہ یہ شمال میں ایک بڑے حصہ تک پھیلی ہوئی تھی ۔
3۔ 2300 قبل مسیح سے 1750 تک کا دور ہڑپہ تہذیب کا دور کہلاتا ہے ۔
4۔ تہذیب کے ایک وسیع تر حصہ میں نمایاں طور پر ثقافتی یکسانیت تھی ۔
5۔ اس تہذیب کی اہم خصوصیت شہری منصوبہ بندی تھی ۔
6۔ زراعت کے علاوہ دوسرے پیشے جیسے نجاری دھات کا کام ، اینٹ بنانا ، کپڑے تیار کرنا وغیرہ لوگ دوسرے ممالک سے تجارتی تعلقات رکھتے تھے ۔
7۔ عام طور پر دیوی ماتا کی پوجا کی جاتی تھی ۔ شوا کی پرستش کی جاتی تھی ۔
8۔ سنگ تراشی ، مصوری کی صورت حال بہتر تھی ۔
9۔ ہڑپہ تہذیب طغیانیوں اور حملوں کی وجہ سے بکھر گئی ۔

6.12 اپنی معلومات کی جانچ : نمونہ جوابات

1۔ چالکولیتھک (Chalcolithic) کے معنی تانبے اور پتھر کے ہیں ۔

2۔ بعض مورخوں کا خیال ہے کہ سمیرین (Sumerian) باشندوں نے جو جدید عراق میں دریائے دجلہ و فرات کی وادی میں رہا کرتے تھے ہڑپہ تہذیب کو ہندوستان میں روشناس کرایا۔ لیکن کئی مقامات پر کھدائیوں کے بعد یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ہڑپہ تہذیب ہندوستان ہی میں پیدا ہوئی۔

3۔ ہڑپہ تہذیب کی اہم خصوصیت دیوی ماتا کی پوجا تھی۔ شیو کی پرستش بھی کی جاتی تھی۔ لنگ اور یونی کی بھی پوجا کی جاتی تھی۔ فطرت کی پرستش اور جانوروں کی پرستش کا بھی پتہ چلتا ہے۔ رقص کرتی ہوئی لڑکی اور داڑھی والے آدمی کا مجسمہ ہڑپہ آرٹ کے متاثر کن نمونے تھے۔ مٹی کے برتنوں پر نقش و نگار ان کے جمالیاتی ذوق کا ثبوت ہیں۔

4۔ مسلسل طغیانیوں نے تہذیب کو تباہ کر دیا۔ غیر ملکی حملوں کی وجہ سے بھی تہذیب تاخت و تاراج ہوگئی۔ انسانی جسم کے ڈھانچوں کی باقیات کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ انھیں عجلت میں زمین کے اندر دفن کر دیا گیا۔ اس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ بیرونی حملوں کی وجہ سے بھی وہ تہذیب نیست و نابود ہوگئی۔

6.13 نمونہ امتحانی سوالات

I۔ مندرجہ ذیل کے ہر سوال کا جواب 30 سطروں میں دیجیے۔

1۔ ہڑپہ تہذیب کے اہم خدوخال کو بیان کیجیے۔

2۔ ہڑپہ کے مقامات پر پائے جانے والے 'ملبی باقیات کو بیان کیجیے۔

3۔ سندھ کے باشندوں کی معاشی زندگی کے اہم خدوخال کو بیان کیجیے۔

II۔ مندرجہ ذیل کے ہر سوال کا جواب 15 سطروں میں دیجیے۔

1۔ ہڑپہ تہذیب کے ماخذ اور تاریخ کا جائزہ لیجیے۔

2۔ ہڑپہ کے مقامات کی تہذیبی یکسانیت کو بیان کیجیے۔

3۔ ہڑپہ تہذیب کا سیاسی نظام کیا ہو سکتا تھا؟

4۔ سندھ کے باشندوں کی مذہبی رسومات کی وضاحت کیجیے۔

5۔ ہڑپہ تہذیب کے زوال کے کیا اسباب تھے۔ بیان کیجیے۔

6۔ وسط ہندوستان، گنگا کی وادی، جنوب مشرقی راجستھان اور دکن میں تانبے اور پتھر کی تہذیبوں کی اہم خصوصیات کیا تھیں بیان کیجیے۔

6.14 سفارش کردہ کتابیں

1. Alkhin B.&R. : *The Birth of Indian Civilization.*
2. Basham A.L. : *the Wonder that was India.*
3. Jha D.N. : *Ancient India - An Introductory outline.*
4. Kosambi D.D. : *The Culture and Civilization of Ancient India: An Historical Outline.*
5. Majumdar R.C. Pusalkar A.D.(eds) : *The Vedic Age, Bharatiya Vidya Bhavan series. Volume I.*
6. Majumder, R.C. Raychaudhari H.C & Datta K.K. : *Advanced History of India.*
7. Romila Thapar : *History of India, Vol.I.*
8. Romila T: apar : *Studies in Ancient Indian Social History.*
9. Sankalia H.D. : *An Introduction to Indian Archaeology.*
10. Sharma R.S : *Ancient India.*
11. Wheeler R.F.M. : *The Indus Civilization and Beyond.*

مصنف : الوکا پراشیر سین

مترجم : ڈاکٹر مسعود جعفری

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE LIBRARY MANUU HYDERABAD
Accn No. BA-0025
Date 03.08.2015

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE MANUU Hyderabad
IMC LIBRARY